انویسٹمنٹ کرنے اور اس کا کمیشن ایجنٹ بننے سے متعلق اہم مسئلہ

ریفرینس نمبر:IEC-0127 تاریخ:30-12-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے یہاں کئی ایک کمپنیز ہیں جو لوگوں سے مختلف پلان کے تحت انویسٹمنٹ لیتی ہیں۔ کسی پلان میں دو سال کے لئے اور کسی میں کم یا زیادہ مدت کے لئے انویسٹمنٹ لیتے ہیں۔ اس انویسٹمنٹ سے وہ کمپنیاں مختلف قسم کے کاروبار کرتی ہیں جیسا کہ فرنیچر، پراپرٹی، کولڈ اسٹوریج، پنک سالٹ وغیرہ۔

انویسٹ کرنے والے افراد کو انویسٹمنٹ کا 7 فیصد سے 20 فیصد تک رقم اور مدت کے حساب سے طے کر کے ماہانہ پروفٹ دیا جاتا ہے البتہ اس پرافٹ میں سود سے بچنے کے لئے فکس رقم مقرر نہیں کی جاتی بلکہ مقرر کردہ پرسنٹیج یعنی سات سے بیس فیصد کے درمیان کوئی بھی فیصد کبھی کم کبھی زیادہ دی جاتی ہے، معاہدے کی مدت مکمل ہونے پر انویسٹر کو اس کی اصل رقم بھی واپس مل جاتی ہے۔اس دوران بالفرض کمپنی کا کوئی نقصان بھی ہو جائے تب بھی انویسٹر کو اس کی اصل رقم بمع پروفٹ ضرور ملتی ہے۔

براہ کرم رہنمائی فرمائیں کہ اس طرح کی کمپنیوں میں **پارٹنرشپ کرنا کیسا؟**

نیز یہ بھی بتائیں کہ اس طرح کی کمپنیز کے ساتھ کمیشن پر کام کرنا کیسا؟ اس میں ان کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ جو شخص بھی اپنی کوشش سے کسی فرد کو کمپنی جوائن کروائے گا اسے فی لاکھ انویسٹ کروانے پر چار ہزار روپے یا اسی طرح کی کوئی مقرر کردہ رقم بطور کمیشن دی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھے گئے سوال کا دو اعتبار سے جواب دینا ضروری ہے:

1) معاشرتی اعتبار سے جواب 2) فقہی اعتبار سے جواب

معاشرتی اعتبار سے جواب:

آج ہجوم اور تیز رفتاری کے دور میں عدم شناسائی بڑھتی جارہی ہے، کاروبار اور تجارت میں ایک اہم اصول یہ ہے کہ بااعتماد فرد سے کام کیا جائے۔فی زمانہ متعدد بلکہ سینکڑوں ایسی کمپنیاں کام کررہی ہیں جو لوگوں سے سوائے فراڈ کے کچھ نہیں کرتیں۔یہ لوگ اپنے ایجنٹوں کو بھاری کمیشن دیتے ہیں، وہ ایجنٹ صرف چھوٹی سی بوٹی کے لئے گائے حلال کرنے پر لگ جاتے ہیں۔ایسے ایجنٹوں کی غلطی یہ ہوتی ہے کہ یہ خود لالچ کا شکار ہو کر فراڈی کمپنیوں کی جانچ نہیں کرپاتے اور نہ ہی ان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کون سی کمپنی قانونی طور پر کس انداز کا کام کرسکتی ہے اور کس انداز کا کام نہیں کرسکتی۔یہ ایجنٹ دو چار پیپر خود دیکھ کر مطمئن ہو جاتے ہیں اور پھر آگے گاہکوں کو دانستہ یا نادانستہ پھنسانے پر لگ جاتے ہیں۔بلکہ بعض اوقات تو سب کچھ معلوم ہوتے ہوئے کہ یہ سب فراڈ ہے، صرف اپنے کمیشن کے لئے لوگوں کا سرمایہ برباد کرتے ہیں، بلاشبہ دونوں ہی صورتیں سخت ناجائز ہیں، دوسری صورت تو بہت بڑا ظلم ہے۔

سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان SECP آئے دن ایسی کمپنیوں کے بارے میں اپنی ویب سائٹ پر نوٹس جاری کرتا رہتا ہے لیکن ایسے نوٹسوں کی مثال یہی ہے کہ نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔

جب سے آن لائن اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ کا دور آیا ہے اس کے بعد سے فراڈ اور دو نمبری بہت عام ہو گئی ہے لہٰذا سب سے پہلے تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ فراڈ کرنے والی کمپنیوں کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ غیر قانونی طریقہ پر اپنا کر کام کرتی ہیں۔ ہر کمپنی کو اس بات کی اجازت نہیں ہوتی کہ وہ پبلک سے براہ راست سرمایہ جمع کرے۔بہت پر کشش نفع، خواب اور ایسے منصوبے جن کا زمین پر کوئی وجود ہی نہیں، ان کے سبز باغ دکھا کر لوگوں کو لوٹنے کا سلسلہ بہت بڑھ گیا ہے۔

سوال کی نوعیت بتارہی ہے کہ یہ پورا کام بھی دو نمبر کمپنیاں چلا کر لوٹنے والوں کی طرز پر ہے۔واللہ اعلم بالصواب

ذکر کردہ وضاحت کا پس منظر بیان کر دیا گیا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ قانونی اجازت رکھنے والی کمپنیاں فراڈ نہیں کرتیں، ان کے فراڈ کی بھی ایک الگ دنیا ہوتی ہے۔ بلکہ نجی کاروبار یعنی دو افراد کا لین دین جس میں کسی قانونی لائسنس کی حاجت نہیں ہوتی، یہاں بھی فراڈ کی ایک سے بڑھ کر ایک صورت سامنے آتی رہتی ہے۔

لہٰذا معاشرتی تعلق سے یہ عرض ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا اور دھوکہ میں پڑنا کوئی عقلمندی نہیں۔

سب سے پہلے تو ایسی کمپنیوں کے بارے میں مالی احتیاط بہت ضروری ہے کہ ضیاعِ مال جائز نہیں۔مال اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ایک عظیم نعمت ہے،اس کو دیکھ بھال کر خرچ کرنا یا محفوظ جگہ پر سرمایہ کاری کرنا بہت اہم ہے۔

فقہی اعتبار سے جواب:

مذکورہ کمپنیز کا انویسٹمنٹ لینے اور اس پر منافع دینے کا طریقہ شراکت داری نہیں بلکہ خالص سودی طریقہ ہے لہٰذا اس طرح کی کمپنیوں میں انویسٹمنٹ کرنا اور اس سے پروفٹ حاصل کرنا،ناجائز و حرام ہے نیز اس طرح کی کمپنیز میں لوگوں کو جوائن کروانا سودی کام میں معاونت ہے اور اس پر کمیشن حاصل کرنا بھی ناجائز و حرام ہے۔

مسئلے کی تفصیل

ان کمپنیز میں شرکت کا حکم:

سوال میں ذکر کی گئی تفصیلات کے مطابق جب یہ بات طے ہے کہ انویسٹر کو ایک مخصوص مدت کے بعد اس کی اصل رقم واپس مل جائے گی تو اس سے یہ بات واضح ہے کہ یہ رقم بطور شرکت نہیں دی جا رہی بلکہ بطور قرض دی جا رہی ہے کیونکہ کسی کو کوئی چیز اس لیے دینا کہ بعد میں وہ اس کی مثل واپس کرے، ”قرض“ کہلاتا ہے۔اسی قرض کی وجہ سے کمپنی انویسٹر کو ہر ماہ پروفٹ دے رہی ہے حالانکہ قرض پر ملنے والا مشروط نفع سود ہوتا ہے اور سود کا لین دین کرنا حرام و سخت گناہ ہے۔

نیز بالفرض اس کو کاروباری شراکت مان بھی لیا جائے تو نفع دینے کا جو طریقہ کار مقرر کیا گیا ہے وہ بھی شرکت کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے کیونکہ شرکت میں ہر فریق کا نفع فیصد کے اعتبار سے طے ہونا ضروری ہے ورنہ شرکت فاسد قرار پاتی ہے۔

جوائن کروانے پر کمیشن کا حکم:

ان کمپنیز میں دیگر افراد کو جوائن کروانا در حقیقت سودی کاموں میں معاونت ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے نیز کمیشن کا یہ طریقہ کار کمیشن کے شرعی اصولوں کے بھی خلاف ہے لہٰذا اس پر کمیشن حاصل کرنا بھی جائز نہیں۔

گناہ کے کاموں پر تعاون کرنے سے سے متعلق قرآن کریم میں ہے: "وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَان" ترجمہ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

(پارہ:06، سورہ المائدہ، آیت:02)

قرض کی تعریف بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "شرعاً: ما تعطیه من مثلی لتتقاضاه "یعنی: کسی شے کو اس غرض سے دینا کہ واپس اسی کی مثل حاصل کیا جاسکے شرعی اعتبار سے قرض کہلاتا ہے۔

(درمختار، جلد07، صفحہ406، مطبوعہ کوئٹہ)

قرض پر مشروط نفع سود ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے: "کل قرض جر منفعة فھو وجه من وجوہ الربا"یعنی: ہر وہ قرض جس سے نفع حاصل کیا جائے وہ سود کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے۔

(السنن الکبری للبیهقی، جلد5، صفحہ573، مطبوعہ بیروت)

سود کے متعلق صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم آکل الربا، ومؤکله، وکاتبه، وشاھدیه"، وقال: "ھم سواء۔"یعنی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود کی تحریر لکھنے والے اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا کہ یہ سب برابر کے شریک ہیں۔

(صحیح مسلم، جلد3، صفحہ1219، مطبوعہ بیروت)

شرکت کی شرائط ذکر کرتے ہوئے بدائع الصنائع میں ہے: "(ومنها): ان یکون الربح معلوم القدر، فان کان مجھولا تفسد الشرکة"یعنی: ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ نفع کی مقدار فیصد

کے اعتبار سے معلوم ہو، اگر نفع کی مقدار مجہول ہو تو شرکت فاسد ہو گی۔

(بدائع الصنائع، جلد 06، صفحہ 59، مطبوعہ بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے ایک سوال ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں "اس وقت زید سے بکر نے کہا کہ اگر اس وقت پندرہ سو روپے دو تو میں لے لوں اور تجارت میں لگادوں اور چار سال میں اگر روپیہ ادا ہوا تو منافع لوں گا" تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: "صورت مستفسرہ میں وہ منافع قطعی سود اور حرام ہیں، حدیث میں ہے: "کل قرض جر منفعة فھو ربا" قرض سے جو نفع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 561، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اسی طرح کی ایک کمپنی میں انویسٹمنٹ کے متعلق امام اہلسنت سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ: "شرکت کا مقتضٰی یہ ہے جیسے نفع میں سب شریک ہوتے ہیں نقصان ہو تو وہ بھی سب پر ہر ایک کی مال کی قدر پڑے۔۔۔ یہاں اگر نقصان ہو جب بھی ان حصہ داروں کو اس سے غرض نہ ہو گی، وہ اپنے ہزار روپے لے چھوڑیں گے، یہ شرکت ہوئی یا غصب؟ اصل مقتضاء شرکت عدل و مساوات ہے۔۔۔ بہرحال یہاں نہیں مگر صورت قرض، اور اس پر نفع مقرر کیا گیا، یہی سود ہے اور یہی جاہلیت میں تھا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 372، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطا)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

16 جمادی الاخری 1445ھ/30 دسمبر 2023ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com